سید کاشف گیلانی

بلاعنوان

ذرا سی بات پہ یہ برہمی ارے توبہ
ابھی تو دل میں ہے ناگفتنی ارے توبہ

قسم خدا کی فریب نظر ہے زہد اس کا
کروں گا دجل کی میں پیروی ارے توبہ

زمانہ جان چکا ہے حقیقتیں اس کی
سنے گا کون تری بانسری ارے توبہ

ترا کلام ہے ماضی کے خلق سے عاری
کہاں گئی تری شائستگی ارے توبہ

ترے دماغ میں سودا سما گیا اس کا
ترے مزاج کی آشفتگی ارے توبہ

جو بک گیا ہو خریدار میں نہیں اس کا
یہ اس کی تجھ پہ ہے جادو گری ارے توبہ

تمہیں غلامیٔ اہلِ ہوس مبارک ہو
نہ کرسکوں گا میں یہ چاکری ارے توبہ

خدا گواہ وہ خود کھو چکا ہے دین اپنا
وہ سوچتا ہے تری بہتری ارے توبہ

کبھی یہ ہم نے نہ سوچا تھا مال و زر کے عوض
وہ ہار جائے گا یوں زندگی ارے توبہ

اسے کچھ اپنے سلف کا بھی احترام نہیں
کہے گا کون اسے مولوی ارے توبہ

وہ تشنہ کام جو اوروں کے در پہ بیٹھا ہو
بجھائے گا وہ تری تشنگی ارے توبہ

تمہیں قبول ہے عورت کی حکمرانی بھی
ہمیں قبول نہیں کجروی ارے توبہ

وہ آدمی ہے تو کیوں عورتوں کے پیچھے ہے
نہ میں کہوں گا اسے آدمی ارے توبہ

یہ میرا فرض ہے میں آئینہ دکھاؤں تمہیں
میں کر رہا ہوں کوئی شاعری ارے توبہ

لگے ہیں داغ جو دامن پہ کیسے اتریں گے
کوئی تو چاہیے چارہ گری ارے توبہ

نہ اپنے دل کے پھپھولوں کو پھوڑیوں کاشف
بڑھے گی ان سے تری دشمنی ارے توبہ

☆☆☆